URDU COURSE: A (CODE: 003)

MARKING SCHEME (REVISED)*

CLASS- X (2025-26)

Time: 3 hours. **Max. Marks: 80**

Section A (حصہ الف)

سوال نمبر1۔ مندرجہ ذیل غیر درسی اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس کے نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ (5x1=5)

جواب:

(i) (C) سرسید کا بچپن

(ii) (B) الطاف حسین حالیؔ

(iii) قرآن

(iv) قرآن پڑھنے کے بعد وہ باہر مکتب میں پڑھنے لگے۔

(v) مولوی حمید الدین ایک ذی علم اور بزرگ آدمی ان کے نانا کے ہاں نوکر تھے جنھوں نے ان کے ماموں کو پڑھایا تھا۔

سوال نمبر2۔ مندرجہ ذیل غیر درسی اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس کے نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ (5x1=5)

جواب:

(i) (C) 1825

(ii) (D) یونانیوں نے

(iii) فرانس

(iv) بھاپ سے چلنے والی کپڑا بننے کی مشین کارٹ رائٹ نے ایجاد کی۔

(v) بھاپ سے چلنے والا سب سے بہتر انجن جیمس واٹ نے بنایا۔

سوال نمبر 3۔ مندرجہ ذیل درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس کے نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ (5x1=5)

جواب:

(i) (B) او دیس سے آنے والے بتا۔

(ii) (C) اختر شیرانی۔

(iii) جنّت

(iv) پہلے بند میں شاعر نے وطن کے دوستوں اور بازاروں کو یاد کیا ہے۔

(v) دوسرے میں باغوں میں مستانہ ہوائیں آنے اور پربت پر گھنگھور گھٹائیں چھانے کا منظر پیش کیا گیا ہے۔

سوال نمبر 4۔ درج ذیل غیر درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور نیچے دیے گئے سوالوں کا جواب لکھیے۔ (5x1=5)

(i) (A) نظم

(ii) (B) ہمالیہ پہاڑ کی

(iii) محافظ

(iv) دستارِ فضیلت برف نے ہمالیہ کے سر پہ باندھی ہے۔

(v) ہمالہ ظاہر میں کوہستاں نظر آتا ہے لیکن اصل میں وہ ہندوستان کا پاسبان اور ہندوستان کی دیوار ہے۔

Section B (حصہ ب)

سوال نمبر 5۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر 250 سے 300 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔ (10)

(i) فضائی آلودگی (ii) بے روزگاری (iii) کتاب میلہ

جواب:

(a) تمہید/تعارف/ابتدا۔ 1

(b) نفس مضمون۔ 6

(c) زبان وبیان۔ 2

(d) اختتام/نتیجہ۔ 1 کل نمبر 10

سوال نمبر 6۔ پرنسپل صاحب کے نام عرضی لکھ کر اپنی بہن کی شادی کے سلسلے میں تین دن کی چھٹی کی درخواست کیجیے (1x4=4)

یا

اپنے والد کو خط لکھ کر ان سے سالانہ فیس کی رقم بھیجنے کی گزارش کیجیے۔

جواب:

(a) خاکہ (پتہ، تاریخ، القاب وآداب)۔ 1

(b) نفس مضمون۔ 2

(c) اختتام۔ 1 کل نمبر 4

سوال نمبر 7۔ سبق "نیا قانون" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔ (1x4=4)

یا

محمد مجیب کی زندگی اور ادبی خدمات پر ایک نوٹ لکھیے۔

جواب:

سبق "نیا قانون" کا خلاصہ :

سعادت حسن منٹو کا افسانہ "نیا قانون" کا مرکزی کردار منگو کوچوان ہے۔ وہ پڑھا لکھا نہیں تھا۔ اس کے باوجود بھی اسے دنیا کی بہت ساری باتوں کی جانکاری تھی، جو اسے اپنے تانگے میں بیٹھنے والی سواریوں سے ملتی تھی۔ اسی وجہ سے اڈے کے ساتھی اسے بہت عقل مند سمجھتے تھے۔ اسے انگریزوں سے بہت نفرت تھی کیوں کہ اس کا ماننا تھا کہ انگریز ہندوستانیوں پر بہت ظلم کرتے ہیں۔

ایک دن اپنے تانگے میں بیٹھنے والی سواریوں کی بات چیت سے اسے پتہ چلا کہ یکم/اپریل سے ملک میں نیا قانون آنے والا ہے۔ جس کے بعد انگریزوں کی حکومت ختم ہو جائے گی اور ہم آزاد ہو جائیں گے۔ اسی بات چیت کو سچ مان کر اس نے یکم/اپریل کو ایک انگریز افسر سے زیادہ کرایہ مانگا اور نہ دینے پر اس نے اس سے جھگڑا کر لیا اور کہا کہ اب تمہاری حکومت نہیں ہے۔ اب ہم آزاد ہیں اس پر پولیس نے اسے حوالات میں بند کر دیا۔ تب منگو کوچوان کو احساس ہوا کہ سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔

محمد مجیب کی زندگی اور ادبی خدمات پر نوٹ :

محمد مجیب 1902 میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اسکولی تعلیم لکھنؤ اور دہرادون سے حاصل کرنے کے بعد آکسفورڈ اور برلن سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ چوبیس برس تک جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، کے وائس چانسلر رہے۔ یہیں ان کا انتقال ہوا۔

اردو اور انگریزی میں ان کی بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ انھوں نے آٹھ ڈرامے لکھے اور ایک ڈراما بچوں کے لیے بھی لکھا۔ مجیب صاحب صاف اور سادہ اور آسان نثر لکھتے تھے۔ ان کے مکالموں میں بول چال کا فطری انداز ہے۔ ہمارے نصاب میں شامل 'آزمائش' کے آخری ایکٹ سے اُن کی یہ خوبیاں صاف ظاہر ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 8۔ نظم "جلوۂ دربار دہلی" کا مرکزی خیال لکھیے۔ (1x3=3)

یا

شیخ محمد ابراہیم ذوق کی زندگی ادبی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

جواب:

نظم "جلوۂ دربار دہلی" کا مرکزی خیال:

اکبرؔ الہ آبادی کی اس نظم کی خوبی اس کی برجستگی اور روانی ہے۔ ہر بند میں ایک طنز چھپا ہوا ہے۔ اکبر دربار دہلی دیکھنے آئے تو انہوں نے دریائے جمنا کا پاٹ اور صاف ستھرے گھاٹ دیکھے۔ پلٹن اور رسالے، ہتھیار بند گورے اور بینڈ بجانے والے دیکھے۔ دہلی میں ہر طرف خیموں کا ایک جنگل تھا یعنی ہر طرف ایک ہجوم تھا۔ سڑکیں صاف ستھری تھیں اور پانی، روشنی کا بھی مناسب انتظام تھا۔ اچھے اچھے لوگ اِدھر اُدھر بھٹک رہے تھے۔ اس قدر بھیڑ تھی کہ اکبر صرف دور سے ہی ان مناظر کا نظارہ کر سکے۔

شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ کی زندگی اور ادبی خدمات:

شیخ محمد ابراہیم نام اور ذوقؔ تخلص تھا۔ وہ عربی، فارسی اور دیگر مشرقی علوم کے عالم تھے، لیکن ان کا اصل کمال ان کی شاعری تھی۔ یہی شاعری ان کی معاش کا ذریعہ بنی اور یہی فن ان کی قدر و قیمت کا وسیلہ بھی ثابت ہوا۔ ذوق نے مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی۔ قصیدہ ان کا اصل میدان تھا۔ اس صنف میں انہیں کمال حاصل تھا۔ قصیدہ گوئی میں سوداؔ کے بعد ان کا ہی نام آتا ہے۔

غزل گوئی میں بھی ذوق کا ایک خاص مقام ہے۔ زبان پر قدرت، بیان میں سلاست اور محاوروں پر اپنی گرفت کے لحاظ سے وہ ممتاز ہیں۔

سوال نمبر 9۔ افسانے "فقیر" کا خلاصہ لکھیے۔ (1x4=4)

یا

منشی پریم چند کی افسانہ نگاری پر ایک نوٹ لکھیے۔

جواب:

<u>افسانے "فقیر" کا خلاصہ:</u>

مصنف کو ہٹے کٹے فقیروں سے سخت نفرت تھی کہ وہ پوری طرح صحت مند ہوتے ہوئے بھی بھیک مانگتے ہیں۔ ایک روز انہیں اپنے گھر کے پاس ایک فقیر کی درد بھری آواز سنائی دی۔ انہوں نے دیکھا ایک نہایت لاغر اور کمزور انسان جو سردی سے کانپ رہا تھا، آواز لگا رہا تھا۔ انہوں نے فوراً اپنی بیوی کو آواز دی کہ ایک نہایت کمزور اور لاغر انسان صدا دے رہا ہے، اسے کھانے پینے کا کچھ سامان بھیج دو اور کچھ گرم کپڑے بھی دے دو۔ یہ کہہ کر انہوں نے فقیر کو آواز دی کہ وہ مین گیٹ پر آ جائے۔ اُدھر گھر کے نوکر سے جب مصنف کی بیوی نے چائے وغیرہ بھیجی تو مین گیٹ پر اس کمزور اور نحیف فقیر کے بجائے ایک ہٹا کٹا فقیر ملا جسے نوکر نے سارا سامان دے دیا۔ مصنف جب نیچے آئے تو ہٹے کٹے فقیر کو دیکھ کر انہیں غصہ آ گیا اور انہوں نے اسے لعنت ملامت کرتے ہوئے اس سے کہا کہ تم کہیں نوکری کیوں نہیں کرتے، اس پر اس نے بتایا کہ بھیک مانگنا اس کا خاندانی پیشہ ہے۔ اس کے گھر کا خرچ ۳۰۰ روپے ماہانہ ہے۔ اتنا کسی کام میں کہاں مل سکتا ہے۔ مصنف نے اسے برا بھلا کہا اور سزا کے طور پر اٹھک بیٹھک کروایا۔

<u>منشی پریم چند کی افسانہ نگاری:</u>

منشی پریم چند کے افسانے اردو ادب کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ انھوں نے ادب کو مقامی زندگی خاص طور پر دیہاتوں کے مسائل کا ترجمان بنا دیا۔ پریم چند کی حقیقت نگاری زندگی کے تجربات و مشاہدات کا نتیجہ ہے۔ اسی خصوصیت نے انھیں اپنے ہم عصروں سے ممتاز کر دیا۔ ان کے افسانے قومی، سیاسی اور سماجی رجحانات کے آئینہ دار ہیں۔

پریم چند کے نمائندہ افسانوی مجموعے پریم پچیسی، پریم چالیسا، زادِ راہ، آخری تحفہ اور واردات ہیں۔

Section C (حصہ ج)

سوال نمبر10۔ 'فعل' سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔ (3+1+1=5)

(i) درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھیے اور زمانے کے لحاظ سے فعل کی قسم لکھیے۔ 3

جواب: (الف) فعلِ حال 1

(ب) فعلِ مستقبل 1

(ج) فعلِ ماضی 1

(ii) درج ذیل میں سے فعلِ معروف کی درست مثال پہچانیے۔

جواب: (C) شمیم نے کھانا کھالیا۔ 1

(iii) وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا مکمل طور پر واضح نہیں ہوتا فعلِ۔۔۔۔۔ کہلاتا ہے۔

جواب: (C) ناقص 1

سوال نمبر11۔ 'صنائع بدائع' سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔ 3+1+1=5

(i) درج ذیل شعر کے پہلے مصرعے میں کون سی صنعت استعمال کی گئی ہے؟ اس صنعت کا نام اور تعریف لکھیے۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

جواب:

اس شعر کے پہلے مصرعے میں 'صنعتِ تلمیح' ہے۔ 1

صنعتِ تلمیح: کلام میں کسی مشہور واقعے، شخص، مقام یا روایت کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے تو اسے 'تلمیح' کہتے ہیں۔ 2

(ii) کنایہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: (b) بات کا پوشیدہ رکھ کر کہنا یا مخفی اشارہ کرنا 1

(iii) شعر میں متضاد الفاظ استعمال کرنے سے کون سی صنعت بنتی ہے۔

جوب: (c) تضاد 1

سوال نمبر 12۔ 'محاورے اور کہاوت' سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔ 3+1+1=5

(i) درج ذیل میں سے تین محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

جواب: (کوئی تین محاورے جملوں میں استعمال کرنے ہیں۔ ہر درست بامحاورہ جملے کا ایک نمبر ہے) 3

(الف) نودو گیارہ ہونا: چور پولیس کو دیکھ کر نودو گیارہ ہو گیا۔

(ب) خون سفید ہونا: آپسی دشمنی اور نفرت میں لوگوں کا خون سفید ہو جاتا ہے۔

(ج) آستین کا سانپ ہونا: میرا سب سے قریبی دوست ہی آستین کا سانپ نکلا۔

(د) چار چاند لگنا: آپ کے آنے سے ہماری محفل میں چار چاند لگ گیا۔

(ii) محاورہ کس پر ختم ہوتا ہے؟

جواب: (a) فعل 1

(iii) درج ذیل میں کس کے پیچھے کوئی واقعہ یا کہانی ہوتی ہے؟

جواب: (b) کہاوت 1

سوال نمبر13۔ 'رموزِ اوقاف' سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔ 1+1=2

(i) وہ نشان بنائیے جو کوئی بات پوچھنے کے لیے جملے کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔

جواب: سوالیہ "؟" 1

(ii) افسوس ظاہر کرنے کے لیے جو علامت استعمال ہوتی ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: (c) فجائیہ 1

سوال نمبر14۔ 'شعری اصطلاحات' سے متعلق درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔ 2+1=3

(i) غزل کے آخری شعر کو کیا کہتے ہیں؟ عام طور پر اس شعر کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟

جواب: غزل کے آخری شعر کو 'مقطع' کہتے ہیں۔ عام طور پر اس شعر کو 'تخلص' سے پہچان سکتے ہیں۔ 2

(ii) اشعار میں قافیے کے بعد جو لفظ یا الفاظ دہرائے جاتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: (D) ردیف

Section D (حصہ د)

سوال نمبر15۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ (2x2=4)

(i) دوپہر میں کہانی سننے کے بعد بھولا کے چہرے پر خوشی کیوں نہیں نظر آرہی تھی؟

جواب: بھولا کے دادا نے کہا تھا کے دن میں کہانی سننے سے مسافر راستہ بھول جاتے ہیں اور بھولا کے ماموں آنے والے تھے۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں ماموں راستہ نہ بھول جائیں۔ اس لیے اس کے چہرے پر خوشی نظر نہیں آرہی تھی۔

(ii) استاد منگو کون تھااور اسے دنیا کی خبریں کس طرح ملا کرتی تھیں؟

جواب: استاد منگو ایک کوچوان تھا۔اسے دنیا کی خبریں تانگے میں بیٹھنے والی سواریوں سے ملا کرتی تھیں۔

(iii) سرسید کو گاؤں میں جا کر رہنا کیوں پسند تھا؟

جواب: سرسید کو گاؤں میں رہنا اس لئے پسند تھا کیوں کہ انہیں جنگل میں گھومنا، دودھ، دہی، تازہ گھی اور باجرہ، مکئی کی روٹی اچھی لگتی تھی۔

(iv) سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کی مشکیں کس کر شہر سے باہر کیوں لے جانا چاہتے تھے؟

جواب: سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کو اس لیے مشکیں کس کر شہر سے باہر لے جانا چاہتے تھے کہ انہیں کوئی پہچان کر انگریز سپاہیوں کو نہ بتادے۔لوگ یہی سمجھیں کہ انگریزوں نے ہی انہیں گرفتار کیا ہے۔

سوال نمبر16۔درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ (2x2=4)

(i) شاد عظیم آبادی کی غزل میں "مرغان قفس" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "مرغان قفس" سے مراد ہے "قید میں رہنے والے پرندے"۔

(ii) اصغر گونڈوی نے آلام روزگار کو اپنے لیے کس طرح آسان بنایا؟

جواب: اصغر گونڈوی نے آلامِ روزگار کو "غمِ جاناں" کے طور پر محسوس کر کے اپنے لیے آسان بنالیا۔

(iii) خدا اور حسن کی بات چیت زمین والوں کو کیسے معلوم ہوئی؟

جواب: خدا اور حسن کی بات چیت چاند نے شبنم کو بتادی۔ شبنم کو زمین پر آنا جانا ہے۔اس لیے یہ بات زمین والوں کو بھی معلوم ہو گئی۔

(iv) میر ببر علی انیس اپنی رباعی میں "خالی ظرف کی صدا" سے کیا سمجھانا چاہتے ہیں؟

جواب: خالی برتن زیادہ آواز کرتا ہے۔اسی طرح خالی دماغ انسان بھی زیادہ بولتا ہے۔

سوال نمبر17۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ (2x2=4)

(i) عظیم بیگ چغتائی کو فقیروں سے کیوں بغض تھا؟

جواب: عظیم بیگ کو فقیروں سے اس لیے بغض تھا کہ وہ ہٹے کٹے اور صحت مند ہونے کے باوجود بھیک کیوں مانگتے ہیں۔ کام کیوں نہیں کرتے۔

(ii) مصنف نے گلی ڈنڈے کو کھیلوں کا راجہ کیوں کہا ہے ؟

جواب: گلی ڈنڈے کو کھیلوں کا راجہ اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں میدان اور بیٹ بلے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ کسی درخت سے ایک شاخ توڑلی اور کھیل شروع۔ کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا

(iii) آئی سی ایس بننے کے بعد وحید میں کیا تبدیلی آئی ؟

جواب: آئی سی ایس بننے اور ایک امیر زادی سے شادی کے بعد وہ احساس برتری کا شکار ہو گیا، اسے اپنے غریب ماں باپ جاہل اور گنوار لگنے لگے اور وہ ان سے ملنے سے کترانے لگا۔

(iv) مصنف نے نور خاں کو 'گدڑی کا لال' کیوں کہا ہے ؟

جواب: مصنف نے نور خان کو ان کی بے باکی، فرض شناسی، حق پرستی اور مستعدی کی وجہ سے 'گدڑی کا لال' کہا ہے۔

سوال نمبر18۔ درج ذیل میں سے کسی ایک پر مختصر نوٹ لکھیے۔ (1x3=3)

(i) غزل:

غزل کے لغوی معنی ہیں عورتوں سے باتیں کرنا یا عورتوں کی باتیں کرنا، اسی لئے غزل میں عام طور سے عشقیہ مضمون ہی نظم ہوتے ہیں، لیکن آہستہ آہستہ غزل میں دوسرے مضامین بھی شامل ہوتے چلے گئے۔ اب دنیا کے ہر موضوع پر شعر کہے جا رہے ہیں۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم کافیہ ہوتے ہیں۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

(ii) افسانہ:

افسانہ اس کہانی کو کہتے ہیں جس میں زندگی کی سچائیاں بیان کی جاتی ہیں۔ایک نقاد کا کہنا ہے کہ افسانہ ایک ایسی نثری تخلیق ہے جو ایک ہی نشست میں پڑھی جا سکے۔ دوسرے نقاد کا قول ہے کہ افسانے میں بنیادی چیز وحدت تاثر ہے۔ان کا کہنا ہے کہ افسانوں کے کردار ہماری زندگی اور تجربوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔

افسانہ کے فن میں پلاٹ، کردار، تکنیک اور زبان واسلوب کی خاص اہمیت ہے۔ مختصر یہ کہ افسانہ ایک ایسی نثری صنف ہے جس میں کسی ایک واقعہ یا زندگی کے کسی ایک پہلو کو کم سے کم الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

(iii) نظم:

نظم کے معنی انتظام، ترتیب یا آرائش کے ہیں۔اس سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے۔اس میں وہ تمام اصناف اور اسالیب شامل ہوتے ہیں جو ہیئت کے اعتبار سے نثر نہیں ہیں۔اصطلاحی معنوں میں غزل کے علاوہ تمام اصناف میں لکھی جانے والی شاعری کو نظم کہتے ہیں۔

نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔ نظم شاعری کی اس صنف کہتے ہیں جس میں ایک ہی موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہارِ خیال کیا جائے یا ایک ہی تجربہ کا بیان ہو۔عام طور پر نظم کا کوئی عنوان ہوتا ہے۔ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہو سکتی ہیں۔
پابند نظم، معرا نظم، آزاد نظم اور نثری نظم۔